ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

سرفراز تبسم کے شعری مجموعہ ہاتھوں میں آسمان پر ایک نظر

AN OVERVIEW OF SARFRAZ TABBASUM'S POETRY COLLECTION "HATHO MAIN AASMAN"

ڈاکٹر الزبتھ شاد

اسسٹنٹ پروفیسر

کنیئرڈ کالج برائے خواتین، لاہور

سارہ سرفراز

سینئر لیکچرار

کنیئرڈ کالج برائے خواتین، لاہور

ABSTRACT

Sarfraz Tabbasum is a renowned poet from London. His unique style of writing and thoughtfulness showcases his vision and interest in the field of Urdu Literature. He has worked hard in writing ghazal and poetry. He started writing at an early age.In this research paper his first creation of poetry "Hatho Main Aasman" will be discussed. It is a collection of his ghazals and nazams which he has written from 1992 till 2010.

Keywords: Sarfraz Tabbasum, Urdu Poetry, Hatho Main Aasman.Urdu Literature

زندگی مسلسل حرکت عمل کا نام ہے۔ جب تک زندگی ہے حرکت عمل اور تخلیق کا سلسلہ رک نہیں سکتا۔ انسان جو خواہشات اور تغیرات کا مجموعہ ہے۔ اپنے تخیلات میں کہیں آسمانوں کو چھوتا ہے، کہیں زمین کی انتہائی تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ سب اُس ہستی کے کارنامے ہیں جس نے انسان کو تخلیق کیا اور پھر انسان سے ہی اس تخلیق کے عمل کو جاری رکھا۔

تخلیق کے ان مراحل میں شاعر وہ ہستی ہے جو اپنے کلام اور قلم سے خوبصورت رنگ بکھیر دیتا ہے اور زندگی کا اصل رنگ نظر آنے لگتا ہے۔

ان شاعروں میں ایک نام سرفراز تبسم کا ہے۔ سرفراز تبسم جدید شعراء میں ایک ابھرتا ہوا نام ہے۔ "ہاتھوں میں آسمان" اُن کا پہلا شعری مجموعہ ہے۔ جس کے بارے میں اُن کا کہنا ہے۔

> "ہاتھوں میں آسمان" میرا پہلا شعری مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں شامل زیادہ تر غزلیں اور نظمیں 1992ء سے لے کر 2010 کی ہیں اور چند تازہ غزلیں بھی شامل ہیں۔(1)

سرفراز تبسم کی اس کتاب کے متعلق مصنفین اور ناقدین نے بھی بہترین الفاظ سے سراہا ہے۔ شہزاد انجم نے انہیں محبتیں بانٹنے والا شاعر کہا ہے وہ اُن کے کلام کے متعلق کہتے ہیں۔

> "سرفراز اپنے شعری کینوس پر مشاہدے کے رنگوں سے حیرتیں تخلیق کرتا ہے۔ سرفراز کی وسیع شعری دُنیا تجریدی امیجریز سے مزین ہے۔۔۔۔ سرفراز اپنے شعر کی سچائی، طرز بیان اور تمثال گری کے باعث ادبی دنیا میں جانا جائے گا۔۔۔"(2)

اسی طرح نذیر قیصر کا کہنا ہے کہ

> "سرفراز تبسم کا پہلا مجموعہ کلام "ہاتھوں میں آسمان" انکار اور اقرار کے درمیان کا سفر نامہ ہے۔ جو سرفراز کی محبت کا ایک پڑاؤ ہے۔۔۔ ابھی اسی الاؤ کی حرارت اور روشنی کا شکر گزار ہونا ہے کیونکہ سرفراز تبسم کے یہ الائو محبت کی آگ سے روشن کیا ہے۔ محبت کا سب سے قیمتی تجربہ ہے۔۔۔"(3)

ڈاکٹر ناصر عباس نیئر نے اپنی رائے یوں دی ہے۔

"سرفراز تبسم کی شاعری میں نئے پن اور تازگی کی تلاش نمایاں ہے۔ وہ اس تلاش زبان کے رائج اور روایتی طرز اظہار سے گریز میں حرج نہیں سمجھتے۔۔۔"(4)

اس میں کوئی شک نہیں کہ سرفراز تبسم کے اس شعری مجموعے میں زبان واسلوب کی جدت موجود ہے۔ انہوں نے آغاز خدا تعالیٰ کی حمد سے کیا ہے۔ حمد لکھنا درحقیقت خدا تعالیٰ کی ذات اقدس اور اس پر کامل ایمان اور اس کی رحمتوں پر یقین کامل کی عکاسی ہے۔ شاعر تہہ دل سے خدا کی عظمت اور اپنی عاجزی کا اظہار خوبصورت الفاظ سے کاغذ پر اُتار دیتا ہے۔ ہر شاعر کا اپنا اسلوب اور اپنا انداز ہوتا ہے۔

سرفراز تبسم نے بھی حمد میں خدا سے اپنی والہانہ محبت اور اپنے کامل ایمان کا ثبوت دیا ہے۔ انہوں نے خوبصورت الفاظ کے موتیوں کی لڑیوں میں پرو کر اس قدوس ذات کی تعریف کی جس سے شاعر کے جذبہ اطاعت کا ثبوت ملتا ہے۔

انہوں نے خدا کی انسان سے محبت کی وضاحت کی ہے۔ درحقیقت انسان جیسی منفرد ہستی اللہ تعالیٰ کا ہی انتخاب ہے۔ کہتے ہیں۔

ے
آدمی رب کے انتخاب کا پھول
روشنی میں کِھلا گلاب کا پھول (5)

اس شعر کو پڑھ کر انسان کو اپنے انسان ہونے پر فخر محسوس ہونے لگتا ہے۔

تغیر کی خواہش انسان کا فطری رویہ ہے یکسانیت کے خوف سے انسان اجنبی مقاموں کی تلاش میں سرگرداں نظر آتا ہے۔ سرفراز تبسم لکھتے ہیں۔

ے
میں شور شہر سے گھبرا گیا تھا
سو آ کے جنگلوں میں سو گیا ہوں۔(6)

اُن کے ہاں بھی کبھی آسمان کو چھونے کی کسک، کبھی سمندر میں پناہ ڈھونڈنے اور کبھی مے خانے کی تڑپ نظر آتی ہے۔ وہ زندگی کی دوڑ میں دوڑتے دوڑتے یکسانیت اور اکتاہٹ محسوس کرنے لگتے ہیں تو زمین سے آسمانوں کی طرف رُخ کرتے ہیں کہیں کہیں تو ان کے کلام میں محسوس ہوتا ہے کہ وہ آسمانوں سے بھی آگے کی سیر کرنا چاہتے ہیں۔

ے
فلک کی سیر سے لوٹا ہوں واپس
زمیں سے
اور زمین زادوں سے اتنا
تھک گیا تھا
میں اِک دن بھاگ نکلا تھا گھر سے
مجھے چھوٹا تھا شاید
مجھے یکسانیت سے خوف تھا بس (7)

اُن کے شعری مجموعے کے "ہاتھوں میں آسمان" میں آسمانوں کو چھونے کی کسک حقیقت کا لبادہ اوڑھے دکھائی دیتی ہے۔

ے
خواب میں سیڑھیاں بناتے ہوئے
چاند سے ہاتھ بھی ملاتا ہوں (8)

ے
میں فرشتوں کے ساتھ دھرتی پر
آسمانی زبور گاتا ہوں (9)

سرفراز تبسم جدید دور کے شاعر ہیں۔ جدت ہی اُن کے کلام کی اہم خصوصیت ہے اسی لیے وہ پرندوں کی اُڑان چاہتے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

ے
سب سے اونچی اُڑان ہے میری
ہر پرندے میں جان ہے میری (10)

وہ آسمانوں کی رفعتوں میں اپنا آپ تلاش کرتے ہیں۔یعنی اُن کے کلام میں آزادی کا سورج طلوع رہتا ہے۔ ایسا سورج جو اپنی تپش سے نفرتوں کو مٹا دیتا ہے۔

ے
نفرتیں آگ میں جلانی ہیں
راگ دیپک کی تان ہے میری (11)

وہ ایسی ہوائیں چاہتے ہیں جو راحتوں کو جگہ دے وہ تخیل کے گھوڑے پر سوار ہو کے راحت، امن اور پاکیزگی کی فضا ڈھونڈتے ہیں۔

ے
بجھی شمع جلانا چاہتا ہوں
ہوا کو آزمانا چاہتا ہوں۔ (12)

پھر یہ کہ

ے
برف کا ابر سا ہے چھایا ہوا
شہر ہے دودھ سے نہایا ہوا (13)

محبت میں خالص ہونا اور پاکیزگی پہلی شرط ہوتی ہے۔ سرفراز بلندیوں کے سفر میں محبت خلوص کو بھولے نہیں وہ اپنی معصوم سے خواہش کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ ہاتھوں میں آسمان کو لے کر اسے دریا میں دھونا چاہتے ہیں۔

یہاں اُن کا علامتی اظہار اُن کی شاعرانہ پختگی کو ظاہر کرتا ہے۔

سرفراز تبسم ؔ کو اپنے جدید شاعر ہونے کا احساس ہے اسی لیے وہ کوئی لمحہ اظہار کئے بغیر نہیں رہتے۔ اُن کی نظم "ویلنٹائن کی نظم" میں محبت، دوستی اور اُمید کی شمعیں روشن ہیں۔ اپنے تخیل کی رو میں بہتے بہتے وہ محبت کی راہوں کو رنگین بنا لیتے ہیں۔ اپنی محبت کو پورے اعتماد سے مخاطب کرتے ہی۔

ے
میری دُنیا میں میری جاگیر تم ہو
محبت، دوستی، اُمید تم ہو
تجھے دیکھوں۔۔
تو آنکھیں جھلملاتی ہیں (14)

سرفراز تبسم ؔ کی شاعری میں کسی قسم کا الجھاؤ نہیں وہ محبت سے شرماتے نہیں چاہے وہ عشق حقیقی ہو چاہے عشق مجازی، وہ کھل کر اپنے جذبات واحساسات کو فن کی نزاکتوں میں ڈھال کر الفاظ کا روپ دیتے ہیں۔ وہ محبت کو کہیں ذات کی دہلیز سے گرتی ہوئی شبنم کہتے ہیں۔ کہیں دل کی دھڑکن، کہیں ریل گاڑی کبھی کانچ کی گڑیا، کبھی بانسری کا گیت اور پھر کہیں گاؤں کی پرانی ریت کہتے ہیں۔ کبھی محبت کو مورنی کا پر کہتے ہیں۔ کبھی ساحلوں پر نامکمل گھر۔

ے
محبت برف پڑتے پربتوں پر رقص کرتی ہے
محبت، محبت ٹھر ٹھراتی، بین کرتی، رین کرتی
سرمئی اِک شام کی پاگل دوشیزہ ہے۔ (15)

عورت جسے اقبال نے بھی کہا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

ے وجود زن سے ہے کائنات میں رنگ

سرفراز تبسم کے نزدیک بھی عورت خدا تعالیٰ کی نازک اور خوبصورت تخلیق ہے۔ جس کے وجود سے کائنات رنگین نظر آتی ہے وہ کہیں لفظوں سے موتیوں کی مالا بنا کر عورت کے گلے کا طوق بنا دیتے ہیں، کہیں انہی الفاظ کو عورت کی کلائی میں کھنکتی چوڑیوں کا روپ دے دیتے ہیں۔ عورت کا وجود انہیں پھولوں سے بھی نازک لگتا ہے۔

ے اُسے چھونا نہیں بس دیکھنا ہے
وہ لڑکی شکل سے اِک پھلجھڑی ہے (16)

وہ فطرت کی ہر چیز میں حسن تلاش کرتے ہیں۔ انہیں پرندوں میں بھی خدا کی محبت دکھائی دیتی ہے۔

ے پرندوں سے محبت ہو گئی ہے
مجھے کیسی یہ رغبت ہو گئی ہے
میں سب کو ایک جیسا چاہتا ہوں
میری یکساں عقیدت ہو گئی ہے (17)

پھر ایک اور غزل میں کہتے ہیں۔

ے شجر سے دوستی ایسی ہوئی ہے
پرندوں میں پرندہ ہو گیا ہوں (18)

اُن کی شاعری میں محبت کی نرمی کے ساتھ ساتھ ایک عاجزی اور انکساری کی ایک فطری کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ وہ سادگی سے زندگی کے حقائق کو بیان کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔

انسان جس قدر بلندیوں پر پہنچ جائے انسان تو بہر حال انسان ہے اور خطاؤں، غلطیوں کا پتلا ہے اس بات سے انکار سرفراز تبسم کو بھی نہیں بلکہ اُن کا کہنا ہے۔

ے غلطی پہ اپنی ہم نے تو سر کو جھکا لیا
اتنا تو ہم کو خوف خدا ہونا بھی چاہیے (19)

اپنے نفس کی درستگی اور تغیر ہر انسان پر فرض ہے اقبال کی طرح وہ بھی خودی کی تلاش میں خود کو کھونا چاہتے ہیں۔

ے خود اپنے آپ سے کسی پہچان کے لیے
خود کو کبھی کبھار تو کھونا بھی چاہیے (20)

جدیدیت کی دھن میں سرفراز تبسم اپنے ماضی سے غافل نہیں ماضی کی حسین یادوں کو اپنے ساتھ سمیٹتے ہوئے محبت کے رنگ بکھیرتے جاتے ہیں۔ اُس کی خوبصورت مثال اُن کی نظم مجھے تم سے محبت ہے۔

ے تجھے میں بھولنا چاہوں
مگر یہ کیسے ممکن ہے
مجھے بتلاؤ میری جان؟
بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ (21)

وہ پردیس میں رہتے ہوئے اپنے دیس کی ہواؤں کو محسوس کرتے ہیں اُن کا دل اپنے وطن کی خوشبو سے بھرا ہے۔

اگرچہ ساراانگلستان مرے دل میں دھڑکتا ہے
مگراس زندگی کانام پاکستان رکھا ہے (22)

یہی حب الوطنی کا جذبہ پاکستان اور پاکستانیوں کے ساتھ محبت اور انسان دوستی اُن کے کلام کو تازگی بخشتی ہے اور تاحیات بخشتی رہے گی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سرفراز تبسم کی شاعری جدید دور کی نمائندہ شاعری ہے۔اس عباس خان کی رائے ہے۔

"اس میں کوئی کلام اور شبہ نہیں ہے کہ سرفراز تبسم کی شاعری اس عہد کی اہم اور نمائندہ شاعری ہے۔ گیان اور دھیان سے وجود پائی ہوئی سرفراز تبسم کی شاعری ہمارے حال کی شاعری ہے اور ہمارے عالمگیر مستقبل کی شاعری ہے۔ حیرت انگیز شاعری جو حرف حرف حیرت کے جہاں سے ہو کر آئی ہے۔ اور قاری کو حیرت کے انوکھے جہاں میں لے جاتی ہے۔ بلاشبہ سرفراز تبسم کی شاعری نئے عہد کی شاعری ہے۔۔"
(23)

حوالہ جات

1 سرفراز تبسم، ہاتھوں میں آسمان، بک کارنر، جہلم 2022، ص13

2 ایضاً ص16
3 ایضاً ص27
4 ایضاً ص2
5 ایضاً ص29
6 ایضاً ص57
7 ایضاً ص171
8 ایضاً ص84
9 ایضاً ص84
10 ایضاً ص68
11 ایضاً ص69
12 ایضاً ص110
13 ایضاً ص71
14 ایضاً ص169
15 ایضاً ص190
16 ایضاً ص34
17 ایضاً ص157
18 ایضاً ص57
19 ایضاً ص48
20 ایضاً ص48
21 ایضاً ص159
22 ایضاً ص89
23 ایضاً ص25

کتابیات

سرفراز تبسم، ہاتھوں میں آسمان، بک کارنر، جہلم 2022